© rasailojaraid.com

تحریر: جناب ملک عبدالرشید عراقی

حضرت مولانا محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ

؎ داغ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی ‌ ‌ ‌ ‌ اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

زندگی ایک حقیقت ہے، مگر موت اس سے بھی بڑی حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام کائنات کی ترتیب ہی اس طرح رکھی ہے کہ زمین بنائی تو آسمان بھی بنا کر دکھایا۔ دن کو تخلیق کیا، تو رات بھی بنائی۔ خوشی کے ساتھ غم، حیات کے ساتھ ممات کو رکھا۔ ابھی ہم شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانبازؒ کی وفات کا صدمہ نہ بھولے تھے۔ (۱۳دسمبر ۲۰۰۸ء) کہ جماعت اہل حدیث کے نامور عالم دین، بلند پایہ محقق ومؤرخ اور شارح حدیث (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، شمائل ترمذی) فضیلۃ الشیخ مولانا ابوانس محمد یحییٰ گوندلویؒ ۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء بعد نماز مغرب ساہووالہ ضلع سیالکوٹ اس دنیائے فانی سے دارالبقاء کی طرف رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کی ذات خود ایک انجمن تھی۔ وہ علوم اسلامیہ کے تبحر عالم اور بہترین معلم تھے۔ ان کی شخصیت بڑی پروقار تھی اور صحیح معنوں میں جامع الکمالات تھے۔ ایسی باکمال شخصیت کا اس دنیائے فانی سے چلے جانا ایک عظیم علمی و دینی حادثہ ہے، اور ایسی عظیم شخصیت کا پانا صدیوں تک محال و مشکل ہوگا، اور ایسی ہی عظیم شخصیتوں کے تعلق ہی سے شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ‌ ‌ ‌ ‌ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدۂ ور پیدا

مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ تمام علوم اسلامیہ میں ان کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ وسیر، اسماء الرجال اور لغت وادب پر ان کو عبور کامل تھا۔ حدیث اور متعلقاتِ حدیثِ علوم پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ مسائل کی تحقیق میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ فتویٰ قرآن وحدیث کی روشنی میں دیتے تھے۔ ان کے سانحہ ارتحال سے جماعت اہل حدیث پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

اب نہ آئے گا نظر ایسا کمال علم وفن ‌ ‌ ‌ ‌ گو بہت آئیں گے دنیا میں رجال علم وفن

مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ ایک نہایت پختہ استعداد کے وسیع النظر عالم دین تھے۔ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں ان کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ ان کی تقریر بھی بڑی جامع اور مؤثر ہوتی تھی۔ وہ نہایت بے لوث وبے غرض، حد درجہ خوددار، شریف الطبع، ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کے تبحر علمی اور دینی مسائل پر ان کی گہری نظر کا اعتراف لازمی ہے اس کے ساتھ محبت وخلوص مَیں نے ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں پائی۔ اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ہے۔ ہمارے بیس سالہ تعلقات کے دوران جو شفقت آمیز سلوک میرے ساتھ ان کا رہا ہے اس کی یاد تڑپاتی رہے گی، اور ان کیلئے بے اختیار احترام کا جذبہ ابھر آتا ہے۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ سے تعلقات میرے لئے ایک قابل فخر بات ہے۔

مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ خداداد ذہانت اور اعلیٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں اعتدال، رائے میں توازن، فکر میں گہرائی اور معاملات میں دوراندیشی آپ کا طرۂ امتیاز تھی۔ یہ حقیقت ہے اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کہ: میں نے علماء میں ایسا شریف، ایسا نیک باطن، ایسا دوراندیش، ایسا فیاض، ایسا سادہ مزاج، اس پر ایسا مستقل مزاج، خوش اخلاق، شیریں گفتار، باغ و بہار، ایسا خشک اور ایسا تر آدمی نہیں دیکھا۔ ایسا متقی و پرہیزگار اور ساتھ ہی ایسا وسیع المشرب اور وسیع الاخلاق وہ مذہبی تھے، اور سخت مذہبی۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کی شخصیت اس قدر ہمہ گیر اور ہمہ صفت ہے۔ جس کی مثال شاید اس زمانے میں ناپید ہے۔ آپ شب زندہ دار بھی تھے، اور عالم باعمل بھی۔ مقرر بھی تھے، اور اس کے ساتھ بے مثال صاحب قلم بھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی دینی فہم اور بصیرت بھی عطا کی تھی۔

ولادت: مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ بن محمد یعقوب ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ گوندلانوالہ میں پیدا ہوئے۔ گوندلانوالہ قصبہ ایک مردم خیز خطہ ہے، اس قصبہ میں استاذ العلماء شیخ العرب والعجم حضرت العلام، مجتہد العصر مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ پیدا ہوئے۔ جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ جن کی ساری زندگی قرآن وحدیث کی تدریس میں بسر ہوئی، جن کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں، ۱۹۸۵ء میں رحلت فرما گئے۔ مولانا محمد عباس انجم حفظہ اللہ استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ بھی گوندلانوالہ کے باسی ہیں۔ بڑے مخلص اور جید عالم دین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے، ہمہ وقت قرآن وحدیث کی تدریس میں مصروف نظر آتے ہیں۔

تعلیم: مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کی رسمی تعلیم پرائمری تک ہے۔ جو انہوں نے اپنے قصبہ میں حاصل کی۔ دینی تعلیم کے شوق کی وجہ سے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں داخل ہو گئے، اور ۱۹۷۴ء میں یہیں سے فارغ ہوئے۔ جامعہ اسلامیہ میں اپنے شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم حفظہ اللہ، مولانا قاری محمد یحییٰ بھوجیانیؒ اور شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد مدراسیؒ سے علوم اسلامی یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، علم الفرائض وغیرہ میں تعلیم حاصل کی۔ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے فارغ ہونے کے بعد مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ نے جماعت اہل حدیث کے مشہور تحقیقی ادارے ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ وہاں آپ نے مولانا محمد عبداللہ فیصل آبادیؒ سے تخصص فی الحدیث کیا۔

فراغت کے بعد: تکمیل تعلیم کے بعد مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ نے تدریسی میدان اختیار کیا، اور دارالحدیث حافظ آباد سے تدریس کا آغاز کیا اور نائب شیخ الحدیث کے منصب پر پہنچے۔ جولائی ۱۹۸۴ء میں دارالحدیث حافظ آباد سے استعفیٰ دے دیا، اور جامعہ رحمانیہ اہل حدیث قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں تدریس پر مامور ہوئے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کو جامعہ رحمانیہ کا صدر مدرس مقرر کیا گیا۔ جامعہ رحمانیہ اہل حدیث قلعہ دیدار سنگھ میں کچھ مدت تدریس فرمانے کے بعد مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالہ ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ ساہووالہ میں آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور اپنی وفات تک قرآن وحدیث کی اشاعت اور تعلیم میں مصروف رہے۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔

فطری مواہب اور ذاتی خصوصیات: مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ قدرت کی طرف سے بڑا اچھا دل ودماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ روشن فکر اور دردمند دل اور سلجھا ہوا دماغ پایا تھا۔ ذہن وذکاوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حافظہ کی نعمت سے نوازا تھا۔ کئی سالوں سے ذیابیطس کے مریض تھے۔ جس کی وجہ سے کمزور تھے، لیکن عزم وہمت کا پہاڑ تھے اور بڑے باحوصلہ انسان تھے۔ ہمہ وقت مطالعہ، تدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہتے تھے۔ ٹھوس اور قیمتی مطالعہ ان کا سرمایۂ علم تھا۔ تاریخ پر گہری اور تنقیدی نظر رکھتے تھے۔ تفسیر، حدیث، متعلقات حدیث اور اسماء الرجال پر ان کی گہری نظر تھی، اور ان علوم پر ان کو ید طولیٰ اور مہارت حاصل تھی، عربی ادب کا بہت ستھرا مذاق رکھتے تھے۔

کتاب اللہ اور حدیث نبوی سے شغف: کتاب اللہ اور حدیث نبوی سے مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ مرحوم کو بہت زیادہ شغف تھا۔ ہر رمضان کے مہینہ میں دورۂ تفسیر کراتے تھے۔ حدیث نبوی کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت برداشت نہیں کرتے تھے۔ علمائے اہل حدیث میں شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری، شیخ العرب والعجم مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی، شیخ الاسلام مجتہد العصر مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی، شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، سلطان المناظرین مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز، شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمہم اللہ حدیث کے معاملہ میں معمولی سی مداہنت برداشت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کسی رسالے یا کتاب میں حدیث پر تنقیدی مضمون شائع ہوتا تو ان علمائے کرام کے قلم حرکت میں آجاتے، اور دلائل سے حدیث نبوی کا دفاع کرتے تھے۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ بھی ان علمائے کرام کے ساتھ شریک تھے۔ دفاع حدیث میں ان کے کئی مقالات جماعتی رسائل (الاعتصام، اہل حدیث، تنظیم اہل حدیث ترجمان الحدیث، نداء الاسلام، ضیائے حدیث) میں شائع ہو چکے ہیں۔ (مولانا محمد طیب محمدی آف گوجرانوالہ، مولانا یحییٰ گوندلویؒ کے مقالات شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں)

اخلاق وعادات: مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ ایک کریم النفس اور شریف الطبع انسان تھے۔ اپنی وضع کے پابند، اخلاق وشرافت کا مجسمہ اور علم وحلم کا پیکر تھے۔ بہت زیادہ خوددار بھی تھے۔ عفاف واستغناء کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹا، طبیعت میں قناعت تھی۔ جاہ وریاست کے طالب نہ تھے۔ کریمانہ اخلاق، حلقہ وسیع تھا۔ یہ ان کے وسعت اخلاق کی دلیل تھی۔ آج ان کے غم میں سینکڑوں دل زخمی اور بہت سی آنکھیں پرنم ہیں۔

تصانیف: مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ ایک کامیاب مصنف بھی تھے۔ اب ان کی یادگار کتابیں ہیں۔ جو ہمارے درمیان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہ گئی ہیں۔ مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ کی تحریر بڑی شستہ ہوتی تھی۔ ان کی تحریر میں برجستگی اور ملامت پائی جاتی تھی۔ قلم برداشتہ لکھنے کا ان کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی ان کو خاص مہارت تھی۔ وہ اردو کے فطری انشاپرداز تھے۔ مولانا کی تصانیف میں بعض کتابیں عربی سے اردو میں تراجم ہیں۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

۱۔ مقلدین آئمہ کی عدالت میں (مطبوع)
۲۔ تاریخ انکار حدیث (غیر مطبوع)
۳۔ عقیدہ مسلم (مطبوع)
۴۔ التعلیق علی کتاب الاعتبار (عربی) (غیر مطبوع)
۵۔ شرح صحیح سنن ترمذی علامہ البانیؒ (مطبوع)
۶۔ شرح جامع ترمذی (مطبوع)
۷۔ شرح سنن ابن ماجہ (غیر مطبوع)
۸۔ شرح شمائل ترمذی (مطبوع)
۹۔ ضعیف اور موضوع روایات (مطبوع)
۱۰۔ شادی کی دوسری دس راتیں بجواب شادی کی پہلی دس راتیں (مطبوع)

وفات: مولانا محمد یحییٰ گوندلویؒ تقریبا دو تین ماہ سے علیل چلے آرہے تھے، ذیابیطس کے مریض تھے۔ چنانچہ آپ نے ۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء بعد نماز مغرب ساہووالہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۷ جنوری ۲۰۰۹ء دس بجے صبح مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ اور نماز ظہر کے بعد گوندلانوالہ میں مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کو ان کے آبائی گاؤں گوندلانوالہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ. آمین.

الحراء
انٹرنیشنل (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹریولز اینڈ ٹورز
خدمات حج وعمرہ
تمام ایئرلائنز کے ٹکٹ
وزٹ ویزوں کی معلومات
حاصل کریں
رابطہ: 0300-5413968 0544-720239
0321-5436757 0544-620510
0321-5911281
جاوید بلڈنگ نزد شاندار چوک سول لائن جہلم

© rasailojaraid.com